کیا بہت ساری عورتوں کو نماز کے لیے ایک ہی سترہ کافی ہے؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر ایک سے زیادہ عورتیں کسی جگہ پر بغیر جماعت کے اکٹھی ہو کر نماز پڑھ رہی ہوں تو کیا ان کے لیے ایک سترہ کافی ہے یا ہر ایک کو اپنے لیے الگ سترہ رکھنا پڑے گا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سترے کی لمبائی کم از کم ایک ہاتھ (تقریباً ڈیڑھ فٹ) اور چوڑائی ایک انگلی کے برابر ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی ایسی جگہ نماز پڑھ رہا ہو جہاں گزرنے کا اندیشہ نہ ہو تو سترہ ضروری نہیں، لیکن جہاں گزرنے کا امکان ہو وہاں سترہ رکھنا مستحب ہے۔ اگر کئی عورتیں اکٹھی نماز پڑھ رہی ہوں اور سب کے سامنے سترہ کی مقدار کوئی چیز ایسی ہو جو سب کے لیے ہی سُترہ بننے کے قابل ہو جیسے سب کے سامنے دیوار واقع ہو، تو وہی سب کے لیے سترہ ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر آگے پیچھے عورتیں نماز پڑھ رہی ہوں تو اگلی صف والی عورتیں پیچھے والیوں کے لیے سترہ بن جائیں گی۔ البتہ اگر نہ سامنے کوئی چیز ہو جو سب کے لیے سترہ بن سکتی ہو اور نہ ہی ایک عورت دوسری کے لیے سترہ بن رہی ہو، تو اب جس کے سامنے سترہ کی مقدار برابر کوئی چیز موجود نہ ہو تو اس کے آگے سے گزرنے کے لیے الگ سے سترہ ضروری ہوگا۔

سترے کا لمبائی میں کم از کم ایک ذراع (ڈیڑھ فٹ) اور موٹائی (یا چوڑائی) میں ایک انگلی کے برابر ہونا ضروری ہے، چنانچہ ملتقی الابحر اور اس کی شرح مجمع الانہر میں ہے: "(وينبغي) للمصلي (أن يغرز أمامه في الصحراء سترة) لقوله- عليه الصلاة والسلام- «ليستتر أحدكم ولو بسهم» (طول ذراع و غلظ أصبع) لأن ما دونه لا يبدو للناظر من بعيد فلا يحصل المقصود" ترجمہ: نمازی کو چاہیے کہ صحراء میں اپنے سامنے سترہ گاڑے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس فرمان کی وجہ سے کہ "تم میں سے ہر ایک سترہ قائم کرے، اگرچہ تیر کے ساتھ۔" سترے کی مقدار لمبائی میں ایک

ذراع اور موٹائی میں ایک انگلی ہو، کیونکہ جو اس سے کم ہو گا وہ دور سے دیکھنے والے کو ظاہر نہیں ہو گا، لہٰذا اس سے سترے کا مقصود حاصل نہیں ہو گا۔ (ملتقی الابحر مع مجمع الانھر، جلد1، صفحہ122، دار احیاء التراث العربی)

جہاں سے کسی کے گزرنے کا اندیشہ ہو، تو وہاں نمازی کو اپنے آگے سترہ رکھنا مستحب ہے، چنانچہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: ”(ويغرز) ندبا بدائع (الإمام) وكذا المنفرد (في الصحراء) ونحوها (سترة بقدر ذراع) طولا (وغلظ أصبع)“ترجمہ: امام اور اسی طرح منفرد کے لیے مستحب ہے کہ صحراء اور اس جیسی جگہ میں سترہ استحبابی طور پر گاڑ دے جو ایک ہاتھ کے برابر لمبا اور ایک انگلی کے برابر موٹا ہو۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے: ”(قوله ونحوها) أي من كل موضع يخاف فيه المرور. قال في البحر عن الحلية: إنما قيد بالصحراء لأنها المحل الذي يقع فيه المرور غالبا، وإلا فالظاهر كراهة ترك السترة فيما يخاف فيه المرور أي موضع كان“ترجمہ: اور ان کا قول (اس جیسی جگہ میں) یعنی ہر وہ جگہ جہاں کسی کے گزرنے کا اندیشہ ہو۔ بحر میں حلیۃ سے نقل کیا کہ صحراء کی قید اس لیے لگائی گئی ہے کہ وہاں عام طور پر گزرنے کا وقوع ہوتا ہے، ورنہ ظاہر یہی ہے کہ جہاں بھی گزرنے کا اندیشہ ہو وہاں سترے کا ترک یعنی (اسے نہ رکھنا) مکروہ (تنزیہی) ہے۔ (تنویر الابصار مع درمختار و ردالمحتار، جلد2، صفحہ484، دار المعرفۃ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ”امام و منفرد جب صحرا میں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں، جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو مستحب ہے کہ سُترہ گاڑیں“۔ (بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ616، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

آگے والی عورتیں بھی پیچھے والیوں کے لیے سترہ بن جائیں گی، چنانچہ بہار شریعت میں ہے: ”درخت اور جانور اور آدمی وغیرہ کا بھی سُترہ ہو سکتا ہے“۔ (بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ616، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-870

تاریخ اجراء: 05ربیع الاول1446ھ/30اگست2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net